نماز جنازہ

کے بعد دُعا مانگنے کا ثبوت



از

پروفیسر علامہ محمد ذکاء اللہ سعیدی

فاضل درس نظامی

ایم۔اے اُردو بی۔ایڈ

قرآن و حدیث کی روشنی میں

نمازِ جنازہ

کے بعد دُعا مانگنے کا ثبوت

از

پروفیسر علامہ محمد ذکاءُ اللہ سعیدی

فاضل درس نظامی

ایم اے اُردو، بی ایڈ

انتساب

فقیر اپنی کم علمی کا معترف ہوتے ہوئے اپنی اس خالص و مخلص کاوش کو اپنے سیّد و مرشد ملجا و ماویٰ فی الدارین ہمالیۂ علم و حکمت امامِ اہل سنت، غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ نوراللہ مرقدہٗ سے منسوب کرتا ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

ان کے در سے خالی جائے یہ تو ہو سکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُکَ یَامَنۡ اِذَا دُعِیَ اَجَابَ وَاِذَ سُئِلَ اَعۡطٰی وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیۡبِکَ الَّذِی قَالَ اِذَا صَلَّیۡتُمۡ عَلَے الۡمَیِّتِ فَاخۡلِصُوۡا لَہٗ الدُّعَآءَ وَعَلٰے آلِہِ الۡمُجۡتَبٰی وَاَصۡحَابِہٖ نَجُوۡمِ الۡھُدٰی.

امابعد! تمام تر عبادات اللہ وحدہٗ لاشریک کیلئے اور لاتعداد بار درود اُس کے لاڈلے محبوب دانائے خفایا وغیوب سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کیلئے۔ پس از حمد وصلوٰۃ اہلیانِ اسلام کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانے کیلئے اور معاندین کی خرافات جو تارِ عنکبوت سے بھی کمزور ہیں کا جواب دینے کیلئے فقیر اس رسالہ میں ایک اہم دینی مسئلہ کو قرآن واحادیث سے انشاء اللہ روزِ روشن کی طرح واضح کرے گا۔ احباب کی آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہوں گی اور اعداء کیلئے یہ رسالہ سدّ راہ ہوگا۔

گرامی القدر مسلمان بھائیو! چند سال سے ایک مخصوص طبقہ نے اپنی دانست میں سارے کا سارا دین ان چند باتوں پر زور دینے کو سمجھ رکھا ہے۔ جنازہ کے بعد دُعا نہ مانگی جائے۔ صلوٰۃ وسلام اذان کے ساتھ نہ پڑھا جائے۔ بعد نماز کلمہ نہ پڑھا جائے۔ ختمِ قرآن پاک کی محافل جن کی سنت میں اصل موجود ہے کو نہ کیا جائے۔ الغرض ہر مستحب اور مباح فعل سے روکنا ان کا شعار بن چکا ہے اور اہلیانِ اسلام میں افتراق وانتشار پھیلانے کیلئے باقی مسائل اور احکام کو چھوڑ کر انہیں مسائلِ شرعیہ مستحسنہ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ میں فقیر پُر از تقصیر صرف نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کے مسئلہ پر گفتگو کرے گا اور قرآن واحادیث سے اسے ثابت کرے گا کیونکہ چند سالوں سے یہ

ہوا عام ہو رہی ہے کہ اسلام کا قدیم ترین دین جو نسل در نسل ہم تک چلا آیا فرسودہ ہے اور یہ نیا دین بہتر ہے جو اِن مسائل واحکام کو اپنی دانست میں جُہلا کا طریقہ کہہ کے قرآن واحادیث کا انکار کرتا ہے۔ چنانچہ شاید ہی کوئی جنازہ ایسا اُٹھتا ہو کہ جس میں یہ فتنہ پرور لوگ فتنہ نہ کرتے ہوں اور جب انہیں کہا جائے کہ فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم اصلاح کرر ہے ہیں۔

وَاِذَاقِيۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ.

(البقرہ ۱۱)

ترجمہ: جب اِن سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرر ہے ہیں۔

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ. (البقرۃ ۱۲)

ترجمہ: ہاں یہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

اِس مسئلہ کو سمجھنے کیلئے درج ذیل ضروری امور مدِ نظر رکھیں۔

احکامِ شرعیہ: احکامِ شرعیہ آٹھ ہیں: (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب (۵) مباح (۶) حرام (۷) مکروہِ تحریمی (۸) مکروہِ تنزیہی

فرض: ماثبت بدلیلٍ قَطعِیٍ لَا شُبۡهَةَ فِيۡهِ.

ترجمہ: فرض وہ حکم ہے جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اس میں کسی قسم کا شبہہ نہ ہو۔

واجب: ماثبت بدلیلٍ ظَنِّيٍ فِيۡهِ شُبۡهَةَ.

ترجمہ: واجب اس حکم شرعی کو کہتے ہیں جو ایسی دلیل ظنی سے ثابت ہو کہ

جس میں شبہ ہو۔

مستحب: مَا فَعَلَہ‘ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّۃً وَتَرَکَہ‘ اُخریٰ وَاَحَبَّہ‘ السَّلَفُ. ترجمہ: مستحب اس حکم شرعی کو کہتے ہیں کہ جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ کیا ہو اور کئی ایک مرتبہ ترک بھی فرمایا ہو۔

سنت: مَا وَاظَبَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ علیہ السلام مَعَ التَّرْکِ اَحْیَانًا.

ترجمہ: یعنی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی فرمائی ہو لیکن کبھی اس کو ترک بھی فرمایا ہو۔

مباح: مَایُخَیَّرُ الْعَبْدُ فِیْہِ بَیْنَ الْاِتْیَانِ وَالتَّرْکِ.

ترجمہ: جس کے کرنے اور نہ کرنے میں بندہ مختار ہو۔

حرام: مَـا ثَبَتَ النَّھِیُ عَنْہُ بِلاَ مَعَارِضٍ. ترجمہ: حرام وہ حکم شرعی ہے کہ جس کی منع دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ (یعنی قرآن سے)

مکروہ تحریمی: مَـا ثبت الـنھیُ عَنْہُ مَعَ الْعَارِض. ترجمہ: وہ حکمِ شرعی جس سے منع ایسی دلیل سے ثابت ہو جس کا معارض ہے۔ (جیسے گوہ کھانا حرام ہے)

مکروہ تنزیہی: ھُوَ النَّاقِصُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوعِ فِیْہِ. ترجمہ: مکروہ تنزیہی اس حکم کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے مشروع عمل کے ثواب میں کمی آ جاتی ہے۔

یہ تصریحات رمز الحقائق علی عینی شرح کنز الدقائق میں صفحہ ۴۰۳ پر ہیں۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدۂ حقہ ہے کہ دعا بعد نمازِ جنازہ مستحب ہے۔ یعنی یہ فعل وہ ہے جس کی اصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت اور اسے اسلاف اسلام نے

پسند کیا ہے۔

فقہ کا سب سے بڑا اور اہم مسئلہ ذہن نشین کرلیں کہ اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَآءِ اِبَاحَۃٌ. (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ ص ۱۹۳)

ترجمہ: تمام اشیاء میں اصل کے اعتبار سے اباحت ہے۔

یعنی ہر چیز فطرتاً مباح ہے ہر حکم مباح ہے جب شرع شریف کسی کام سے منع کردے تو وہ حکم ممنوع، حرام، مکروہ وغیرہ ہو جاتا ہے۔

دُعا بعد نمازِ جنازہ بھی اصل میں مباح ہی ہے بلکہ مستحب ہے کیونکہ شریعت میں اس کی اصل موجود ہے کوئی قرآن کی آیت یا حدیث دعا بعد نمازِ جنازہ سے روکتی نہیں بلکہ اس دعا کے مانگنے کا ثبوت قرآن ۔احادیث سے ثابت ہے چنانچہ سب سے پہلے قرآنی آیات دُعا بعد نمازِ جنازہ کے ثبوت کیلئے جو دلیل بن رہی ہیں وہ پیش کی جاتی ہیں۔

قرآنی آیات اور دُعا بعد از نمازِ جنازہ

۱) وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ.

(البقرۃ پارہ نمبر ۲ رکوع ۷ آیت ۱۸۶)

ترجمہ: اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں قریب ہوں دعا قبول کرتا ہوں، پکارنے والے کی جب وہ مجھے پکارے تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ راہِ ہدایت پائیں۔

تفسیر کبیر جلد دوم ص ۲۶۰ پر اس آیت کے اسبابِ نزول میں ہے کہ صحابہ

نے عرض کی کہ یارسول اللہ ہم کب اللہ سے دعا کریں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب چاہو مانگو۔

اسی صفحہ پر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ میں کب تجھے پکاروں فرمایا موسیٰ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ لوگ حالتِ جنابت اور ناپاکیزگی کی حالت میں بھی ہوتے ہیں؟ جواب آیا اے موسیٰ اُذْکُرْنِیْ عَلٰی کُلِّ حَالٍ. ترجمہ: مجھے ہر حال میں یاد کرو۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص ۲۶۰ سطر ۲۰)

اہلیانِ توحید جو ربّ حالتِ جنابت میں سنتا ہے وہ جنازہ کے بعد دُعا کو کیا نہ سنے گا؟ ایں چہ بوالعجبی است۔

۲) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ. (المؤمن رکوع ۱۱ پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور گردن کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر جائیں گے۔

۳) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. (پارہ ۲۸ رکوع ۴ سورہ حشر)

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اب ہمارے رب بخش دے ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں

ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

جب میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے تو وہ بھی سابق الایمان یعنی سابق بالموت ہے تو اس آیۂ کریمہ کے تحت اس کیلئے دُعا کرنا بھی عموم کے تحت داخل ہے۔

۴) فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ. (پارہ ۳۰ رکوع ۱۹ سورہ الم نشرح)

ترجمہ: تو جب نماز سے فارغ ہو تو محنت کرو اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

تمام مفسرین نے یہاں نماز کے بعد اللہ کی طرف رغبت سے دُعا مراد لی ہے کہ نماز پڑھ کے دعا کریں نمازِ جنازہ بھی نماز ہے اس لئے اس آیت کے تحت داخل ہے یا تو مخالفین نمازِ جنازہ کے نماز ہونے کا انکار کر دیں گے اور اگر انکار نہیں کرتے تو اس آیت پر عمل کریں۔

نوٹ: اگر کوئی عقل کا اندھا یہ اعتراض کرے کہ یہاں نمازِ جنازہ کیسے مراد ہے اور کہاں سے نمازِ جنازہ کے بعد دعا کیلئے حکم نکلتا ہے تو اس کا سادہ سا الزامی جواب یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یعنی نماز قائم کرو۔ اب کوئی عقل کا اندھا کہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا کیونکہ اس میں میرا نام نہیں ہے تو پردہ اس کی عقل پر پڑا ہے کہ وہ اس عمومی حکم کو نہیں سمجھتا۔ اسی طرح اس آیت میں تمام نمازیں داخل ہیں اور ان کے بعد دعا کا حکم ہے۔ جو جواب مخالفین وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ سے دیں گے وہی جواب ہمارا واِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ سے ہوگا۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار اُن سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

۵) فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. (پارہ ۲۶ رکوع ۶ سورمحمد)

ترجمہ: جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں اور اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں عورتوں کیلئے گناہوں کی معافی مانگو۔

۶) اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْیَہ. (سورہ اعراف پارہ ۸ آیت ۵۵ رکوع ۱۴)

ترجمہ: اپنے رب سے دُعا کرو، گوگڑاتے اور آہستہ۔

۷) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلاً مَّا تَذَکَّرُوْنَ. (پارہ ۲۰ سورہ نمل رکوع ۱)

ترجمہ: کون ہے جو مجبور شخص کی دُعا کے وقت اس کی حاجت پوری کرتا ہے اور اس سے ضرر کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اِلٰہ ہے ہرگز نہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں۔

۸) وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ.

(سورہ شوری پارہ ۲۵ رکوع ۴)

ترجمہ: اور دعا قبول فرماتا ہے اُن کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔

۹) رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب.

(پارہ ۱۳ رکوع ۱۸ سورہ ابراہیم)

ترجمہ: اے رب ہمارے مجھے بخش دے اور میرے والدین اور مؤمنین کو

بھی دن قیامت کے۔

۱۰) اِنَّہٗ کَانَ فَرِیْقٌ مِنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ. (پارہ ۱۸ ارکوع ۶ سورہ مومنون)

ترجمہ: بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا.

ترجمہ: تو تم نے اس کا مذاق اُڑایا۔ (پارہ ۱۸ ارکوع ۶ سورہ مو منون)

دیکھیے اللہ سے دعا مانگنے کا جو مذاق اڑائے اور دعا مانگنے والوں کو ہنسی مذاق کا نشانہ بنائے اُسے اللہ ناپسند فرماتا ہے۔

یہ دس آیات مکمل ہوئیں جو روزِ روشن کی طرح دعا بعد نمازِ جنازہ پر استدلال قائم کر رہی ہیں۔ ہم نے دس آیات سے دعا بعد نمازِ جنازہ پر استدلال کیا ہے۔ مخالفین قرآن کی ایک آیت ہی پیش کر دیں جس میں نمازِ جنازہ کے بعد دعا سے روکا گیا ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ. (البقرۃ پارہ ۱ رکوع ۳)

ترجمہ: اگر نہ لاسکو اور ہر گز نہ لاسکو تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

انشاء اللہ قیامت کی صبح تک کوئی آیت دعا بعد نمازِ جنازہ کی ممانعت میں نہ پیش کر سکیں گے۔

اب ہم اس مسئلہ کے ثبوت کیلئے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کریں گے۔

احادیث مبارکہ سے دُعا بعد نمازِ جنازہ کا ثبوت

۱) عن سعید بن المسیب عن ابی هریره رضی الله عنه انه صلی علے المنفوس ثم قال اللهم اعذه من عذاب القبر ۔(سنن بیہقی صفحہ ۹ جلد ۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک بچہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی پھر دُعا کی یا اللہ اس کو عذابِ قبر سے بچا۔

۲) ولنا ماروی ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علیٰ جنازة فلما فرغ جآء عمر ومعه قوم فاراد ان یصلی علیه ثانیافقال له النبی صلی الله علیه وسلم الصلوٰة علی جنازة لاتعاد ولکن ادع للمیت واستغفرله۔ (بدائع صنائع جلد ا صفحہ ۳۱۱)

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسل نے ایک صحابی کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض ساتھیوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر نمازِ جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جا سکتی لیکن تم میت کیلئے دعا کرلو اور استغفار کرو۔

یاد رکھیں کہ البدائع الصنائع فقہ حنفی کی وہ عظیم کتاب ہے کہ علامہ شامی ردالمختار میں جگہ جگہ اس کا حوالہ دیتے ہیں اور اس سے استدلال قائم کرتے ہیں یعنی اس کی احادیث پر اعتماد کرتے ہیں۔

۳) انه صلی الله علیه وسلم صلی علی صبیٍ فقال اللهم قِه من عذاب القبر۔ (شرح الصدور صفحہ ۶۲)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کی نماز پڑھائی پھر کہا اے اللہ اسے عذابِ قبر سے بچا۔

۴) عن ابی ھریرہ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاء.

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۴۶ ابن ماجہ صفحہ ۱۰۹ بیہقی شریف صفحہ ۳۶۰)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میت پر نمازِ جنازہ پڑھ چکو تو اس کیلئے خالص دعا کرو۔

نوٹ: یہ بات یاد رکھیں کہ یہاں دیوبندی حضرات کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس دُعا سے نماز جنازہ کے اندر کی یہی دُعا مراد ہے بعد والی دعا مراد نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لوگ ایسے جُہلا ہوتے ہیں کہ درسِ نظامی کی علم بلاغت ومعانی کی کتب سے بالکل آشنا نہیں ہوتے۔ اِذا صلّیتم علی المیت کے بعد ف کا حرف آیا ہے جو تعقیب مع الوصل کیلئے آتا ہے۔ علم معانی، نحو اور فقہ کی تمام کتب میں یہ تصریح موجود ہے کہ ف جہاں آئے اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک کام کے خاتمہ کے ساتھ ہی دوسرا کام کیا جائے۔

اس طرح اذا صلیتم علی المیت یعنی جب مردہ پر نمازِ جنازہ پڑھ لو تو اس کے بعد ف اخلصوا لہ الدعا کہ فوراً بعد اس مردہ کے لئے دُعا کرو مراد ہے۔

معترضین سے گزارش ہے کہ پہلے درسِ نظامی کی ابتدائی کُتب اور علم معانی ونحو وفقہ پر عبور حاصل کریں کہ حروف کے معانی بھی سمجھ آسکیں۔

جب اس طرح سے جواب نہیں بن پاتا تو کہتے ہیں کہ یہاں فوراً دعا مراد

نہیں بلکہ دفنانے کے بعد مراد ہے۔ تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ تاخیر کیلئے لفظِ ثُمَّ آتا ہے۔ تمام معانی، نحو وفقہ کی کتب میں یہ تصریح موجود ہے اگر دیر سے دعا مراد ہوتی کہ دفنانے کے بعد دعا کی جائے تو لفظ ثُمَّ آتا نہ کہ ف۔ حرف ف اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود حکم فرمار ہے ہیں کہ جنازہ کے بعد دُعا مانگو۔

یہاں اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حکم تو وجوب کیلئے ہوتا ہے پھر آپ اسے مستحب کیوں کہتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ حکم یعنی امر کا حقیقی معنی وجوب والا ہی ہے لیکن اس کے علاوہ قرینہ کے تحت اور معانی میں بھی آتا ہے جن کی تفصیل اصولِ فقہ کی عظیم کتاب نورالانوار میں ہے کہ اِذا قامت قرینة یُحمل علیه علیٰ حسب المقام۔ (نورالانوار صفحہ ۲۷)

ترجمہ: یعنی جس وقت وجوب کے خلاف پر قرینہ قائم ہو تو امر کو مقام کے مطابق وجوب کے علاوہ معنی پر محمول کریں گے۔

۵) عن النبی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الدُّعَاءُ مُخ العِبَادَة. (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۴)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

نمازِ جنازہ عبادت ہے اور دُعا مغز عبادت ہے تو اس اعتبار سے دُعا کی نماز کے بعد زیادہ اہمیت ہے۔ اگر کوئی عقل کا اندھا یہ اعتراض کرے کہ نمازِ جنازہ میں دُعا چوتھی تکبیر میں کر لی جاتی ہے پھر دُعا کی کیا ضرورت ہے اور یہ اعتراض دیو کے بندوں کی طرف سے کیا بھی جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پنجگانہ نماز میں التحیات اور درود شریف کے بعد دُعائے ابراہیمی پڑھ لی جاتی ہے پھر بعد میں اللھم انت

السلام ومنک السلام والی دُعا جو کہ مشکوٰۃ وغیرہ میں درج ہے سے کیا مراد ہے جو جواب تمہارا اس سے وہی ہمارا نمازِ جنازہ کے بعد دُعا سے ہے۔

اِدھر آ ستم گر ہنر آزمائیں

تُو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

٦) سیدنا حصین ابن وحوح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا طلحہ بن البرا رضی اللہ عنہ کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی بعد نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور فرمایا:

اَللّٰھُمَّ الْقِ طَلْحَۃَ یَضْحَکُ اِلَیْکَ وَتَضْحَکُ اِلَیْہِ.

(شرح الزرقانی علی المؤطا جلد ۲ صفحہ ٦١)

ترجمہ: اے اللہ طلحہ سے اس حال میں ملاقات کرنا کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے۔

٧) ترمذی ونسائی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ: قلنا یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَیُّ الدعاء اسمع قال جوف اللیل الأخر ودبر الصلوٰت المکتوبات. (ترمذی جلد دوم صفحہ ١٨٨)

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا سُنی جاتی ہے۔فرمایا آدھی رات کے وقت اور ہر فرض نماز کے بعد دُعا سنی جاتی ہے۔

نمازِ جنازہ بھی فرضِ کفایہ ہے اس لئے یہ بھی اس میں داخل ہے۔

اور بالفرض اگر کوئی بدعقیدہ صرف مسلک باطلہ کی حمایت میں اس حد تک

چلا جائے کہ بجائے احادیث کو ماننے کے نمازِ جنازہ کی فرضیت کا ہی انکار کر بیٹھے تو ہم اُسے کہیں گے کہ اعلان کر جائے کہ نمازِ جنازہ فرض نہیں لہذا میری نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے ورنہ اُسے نمازِ جنازہ کی فرضیت کے ماننے سے جب کوئی راہِ فرار نہیں تو دعا بعد نمازِ جنازہ کی فضیلت سے بھی کوئی فرار نہیں۔ انشاء اللہ یہ استدلال صبح قیامت تک مخالفین و منکرین دعا بعد نمازِ جنازہ پر قائم رہے گا۔

۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: وُضِعَ عُمَرُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فتکفّنه النّاس یَدْعُوْن وَیُصَلُّوْنَ قَبْلَ اَنْ یُرْفَعَ وَاَنَا فِیْهِمْ فَلَمْ یرعىٰ اِلَّا رَجُلٌ اخِذٌ مِنْکِبِی فاذَا هُوَ عَلِیٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰی عُمَر وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَلْقَی اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِه مِنْکَ وایْمُ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُ لَا ظَنُّ اَنْ یَجْعَلَکَ مَعَ صَاحِبَیْکَ وَحَسِبْتُ اَنِّیْ کُنْتَ کَثِیْراً اسمع النبی صلی الله علیه وسلم یقُول ذَهَبْتُ اَنَا وَابوبکر وعمر ودَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْبکر وعمر وخَرَجْتُ اَنَا وَابوبکر وعمر.

(بخاری جلد اوّل صفحہ ۵۲۱،۵۲۰، مسلم جلد دوم ۲۷۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جنازہ مبارک کفن دینے کے بعد اُٹھائے جانے سے قبل پڑا تھا اور لوگ دعا اور صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص آیا میرے کندھے کو پکڑا اور رو کر عمر فاروق کیلئے دعا کرنے لگا میں نے دیکھا تو وہ علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ تھے۔ علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ اے عمر اللہ تجھ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہیں چھوڑا کہ جس کیلئے میں رب سے دعا کروں کہ میرے اعمال اس جیسے

ہوں۔ اے عمر میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو اپنے دونوں دوستوں سے ملا دے گا کیونکہ میں اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابوبکر و عمر (فلاں جگہ) گئے میں ابوبکر و عمر (فلاں جگہ) داخل ہوئے میں ابوبکر و عمر (فلاں جگہ) سے نکلے۔

اہلیانِ اسلام آنکھیں کھول کر دیکھیے کہ صحابہ کرام کس طرح عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے دعا کر رہے ہیں اور یہ حدیث سب سے قوی ہے کیونکہ متفق علیہ حدیث ہے بخاری و مسلم دونوں نے اسے روایت کیا ہے۔

۹) عن حبیب بن مسلمة الفهری رضی الله عنه و کان مستجاب الدعوة قال سمعت رسول الله ﷺ یَقُوْلُ لا یَجْتَمِعُ مَلُوءٌ فیدعو بعضهم یُؤَمِّنُ بعضهم الّا اَجَابَهُمُ اللّٰهُ.

(المستدرک للحاکم علی الصحیحین جلد سوم صفحہ ۳۴۷)

ترجمہ: حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ جو کہ مستجاب الدعوات تھے فرماتے ہیں میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ کوئی گروہ جمع نہ ہوگا کہ اُن کے بعض دعا کریں اور بعض آمین کہیں مگر یہ کہ اللہ عز و جل اُن کی دعا قبول فرمائے گا۔

۱۰) عن عمیر بن سعید قال صلیتُ مع عَلِیّ عَلٰی یَزید بن مکفف فکبّر علیه اربعًا ثم مشی حتی اتاه فقال اللهم عبدک و ابن عبدک نزل بک الیومَ فَاغْفرله ذنبهٗ وَوَسِّعْ عَلَیْه مَدْخَلَهٗ.

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۳۱ جلد ۳)

ترجمہ: حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں میں نے باب مدینۃ العلم علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ابن مکفف کی نمازِ جنازہ پڑھی آپ نے چار تکبیریں کہیں نمازِ جنازہ سے فارغ ہوکر آپ میت کی طرف چلے اور قریب پہنچ کر دعا کی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ آج یہ تیرے دربار حاضر ہوا ہے یا اللہ اس کے گناہ بخش دے اور اس کی قبر کو وسیع کر دے۔

۱۱) عن عبداللّٰہ بن سلام فَاتَتْہُ الصَّلٰوۃُ عَلٰی جَنَازَۃِ عُمر فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ اِنْ سَبَقْتُمُوْنِی بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَلَا تَسْبَقُوْنِیْ بِالدعاءِ لہ.

(المبسوط للسرخسی صفحہ ۶۷ جلد ۲)

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھنے کیلئے آئے تو نمازِ جنازہ پڑھی جا چکی تھی تو فرمایا اے صحابہ کرام اگر تم نے میرے آنے سے پہلے نمازِ جنازہ پڑھ لی ہے تو ٹھہر جاؤ مل کر دعا کریں۔

گیارھویں شریف کی نسبت سے دعا بعد نمازِ جنازہ پر گیارہ احادیث مکمل ہوئیں۔

انشاء اللہ مخالفین و منکرین دعا بعد نمازِ جنازہ نہ قرآن کی ایک آیت ہماری پیش کردہ دس آیات کے مقابل پیش کر سکیں گے اور نہ ہی ان احادیث کے مقابلہ میں منع پر کوئی حدیث لا سکیں گے۔ فقیر بفضل اللہ اس موضوع پر اور بیسوں احادیث پیش کر سکتا ہے مگر طوالت کے خوف سے صرف اس پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اب مخالفین کے اپنے گھر سے کچھ حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں تا کہ اس مسئلہ کی اہمیت اور واضح ہو جائے۔

دارالعلوم دیو بند کا فتویٰ

سوال: بعد نمازِ جنازہ قبل دفن چند مصلیوں (نمازیوں) کا ایصالِ ثواب کیلئے سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار آہستہ آواز سے پڑھنا اور امامِ جنازہ یا کسی نیک آدمی کا دونوں ہاتھ اٹھا کر مختصر دعا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم دیو بند

مفتی عزیز الرحمان عثمانی

جلد۵ صفحہ ۴۳۳

مکتبہ امدادیہ ملتان

دیو بندی حضرات آنکھیں کھول کے پڑھ لیں کہ دارالعلوم دیو بند کا فتویٰ ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا فتویٰ: بعد نمازِ عیدین دُعا مانگنا گو نبی ﷺ اور ان کے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے نمازِ عیدین کے بعد بھی دعا مانگنا مسنون ہوا۔ (بہشتی زیور صفحہ ۸۱)

سبحان اللہ مسلمانو غور کرو مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ اگر چہ عیدین کے بعد دُعا مانگنا سنت سے ثابت نہیں مگر پھر بھی یہ سنت ہے کیونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے۔ اس لئے عید کے بعد بھی دعا مانگنا سنت ہے۔

اگر نمازِ عید کے بعد کوئی حدیث دعا کے مانگنے کے سنت ہونے پر استدلال نہ کرے پھر بھی عید کے بعد دعا سنت ہے اور نمازِ جنازہ کہ جس کے بعد دعا مانگنا قرآن وسنت اور عملِ صحابہ وتابعین سے ثابت ہو اس کے بعد دعا مانگنا بدعت ٹھہرے۔

ایں چہ بوالعجبی است

یہ کونسا دین ہے اور کون سا طرزِ استدلال ہے جو دیو بندیوں وہابیوں نے اپنا لیا ہے کہ جس نماز کے بعد دُعا ان کے نزدیک سنت سے ثابت نہ ہو اُس کے بعد دعا جائز ہی نہیں بلکہ مسنون ٹھہرے اور جس کے بعد سنت سے دعا مانگنا ثابت ہو بدعت ٹھہرے۔ (الامان الحفیظ)

نوٹ : البتہ یہ بات الگ ہے کہ نمازِ عید کے بعد دعا مانگنا سُنت رسول اللہ ﷺ عمل صحابہ، تابعین وتبع تابعین سے ثابت ہے۔ اس کے لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددِ دین وملت حامیٔ سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان کی کتاب سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلوٰۃ العید جو کہ فتاوی رضویہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۱ سے ۶۰۱ صفحہ تک مشتمل ہے۔ اس رسالہ کو پڑھیں اور دیو بندیوں کے حکیم الامت صاحب کے اس تسامح کا اندازہ لگائیں کہ اُن کی نظر بخاری ومسلم تک کی احادیث پر نہ پڑی اور فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے احادیث کے انبار اس رسالہ میں لگا دیئے ہیں اور اس مسئلہ کو سنت سے ثابت کیا سچ کہا تھا میرے امام نے کہ

مُلکِ سخن کی شاہی تُم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ: بعد فرض نماز کے دعا جہر سے کرنا جائز ہے اگر کوئی مانع عارض نہ ہو فقط۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۶)

نمازِ جنازہ بھی فرض ہے اس لئے اس کے بعد بھی دُعا جائز ہوئی بلکہ احادیث کی رو سے مستحب ہوئی۔

اسی فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۴۷ پر رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے فتاویٰ رشیدیہ ۱۴۷۔ لہذا ثابت ہوا کہ نمازِ جنازہ میں جو ذکر خیر ہوتا ہے اس کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

مولوی شمس الحق دیوبندی کا فتویٰ: مولوی شمس الحق دیوبندی نے لکھا ہے کہ مفتی کفایت اللہ صاحب نے تطبیق یوں دی ہے کہ دعاء قبل کسر الصفوف (صفیں توڑنے سے پہلے) دُعا منع ہے اور بعد کسرا الصفوف (صفیں توڑنے کے بعد) جائز ہے۔ میرے نزدیک یہ تطبیق درست ہے۔ (الکلام الموزون صفحہ ۹۱)

گرامی القدر حضرات دیوبندیوں کے گھر کا فتویٰ ہے کہ صفیں توڑ کر دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ فتویٰ دیوبند مکتبہ فکر کے عظیم عالم مفتی کفایت اللہ صاحب کا ہے اور یہی فتویٰ مولوی شمس الحق افغانی دیوبندی صاحب کا ہے۔

نوٹ: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ صفیں توڑ کر اور ہیئت بدل کر دعا مانگی جائے یہی امام اہل سنت قاطع بدعت ونجدیت الشاہ امام احمد رضا خان فتاویٰ رضویہ میں شامل اپنی شہرۂ آفاق کتاب **بَذْلُ الجوائز علی الدعاء بعد صلوٰۃ الجنائز**. فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۲۵۶ پر لکھتے ہیں کہ تمام صورِ دعا جن میں نہ دعا کی غرض سے تاخیر کریں اور نہ

بعد نماز اسی انداز پر ہو بلکہ مثلاً صفیں توڑ کر دعائے قلیل یا بوجہ خاص جنازہ میں دیر کی حالت میں دعائے طویل اصلاً مضائقہ نہیں رکھتی۔

دیو بند حضرات کی طرف سے قرآن واحادیث سے کوئی اعتراض نہ بن سکتا ہے اور نہ بن پاتا ہے وہ فقہ کی کتب سے حوالہ پیش کرتے ہیں کہ نمازِ جنازہ پڑھنے والا دعا کیلئے کھڑا نہ ہو تو اس کا جواب بھی اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ نے اسی کتاب میں یہ عنایت فرمایا ہے کہ فقہ کی کتب میں نمازِ جنازہ کے بعد دعا کے سینکڑوں حوالہ جات موجود ہیں جو فاضلِ بریلوی نے لکھے بھی ہیں مگر جن جن مقامات پر دُعا کیلئے کھڑے ہونے سے منع موجود ہے وہاں مراد وہ مقام ہے جہاں کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ ادا کی ہے اگر صفیں توڑ کر دعا کی جائے یا بیٹھ کر دعا کی جائے تو دونوں صورتوں میں حالت تبدیل ہو جائے گی اور کوئی اختلاف بھی نہ ہوگا۔ اور اس پر دیو بند کے مفتیوں کا فتویٰ بھی ہے۔

سُنیوں سے اپیل: ہر وہ شخص جو اہل سنت وجماعت سے تعلق رکھتا ہے اس سے اپیل ہے اور یاد رکھیں کہ اہل سنت وجماعت صرف حنفی بریلوی ہی ہیں۔

ہوشیار سُنی ہوشیار: آج کل ایک مخصوص طبقہ نے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کا ٹائٹل دے رکھا ہے اور ہماری صفوں میں داخل ہو کر ہمیں نقصان پہنچا رہے ہیں اے سُنی مسلمان ان ذیابٌ فی ثیاب کو پہچانو کل تک جن کے نام سپاہ صحابہ، جیش محمد وغیرہ تھے اُن کے آج نام اہل سنت والجماعت کیسے ہو گئے۔ سنیو ہوشیار ہو جاؤ جب سے ان دہشت گرد تنظیموں پر پابندی لگی ہے انہوں نے اپنا ٹائٹل اہل سنت والجماعت لگالیا ہے ان کے ٹائٹل کو "وَل" سے پہچانو۔

اہل سنت و جماعت ہوشیار تمہارے امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ آج بھی بیدار کرر ہے ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اس لئے اے سُنیوں جو امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو اپنا امام مانتے ہو اور اُن کی ایک ہزار سے زائد کتب کو حجت مانتے ہو غور سے پڑھ لو کہ تمہارے امام اپنی کتاب بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلوٰۃ الجنائز صفحہ ۲۵۶ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ پر لکھتے ہیں کہ نمازِ جنازہ کے بعد لمبی دُعا کرنا اور تجہیز کو (یعنی دفن کرنے میں خوانخواہ تاخیر کرنا) مکروہ تحریمی تک ہوسکتی ہے اور صفیں توڑے بغیر اُسی طرح دعا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

خدارا سُنیو اس قاطع بدعت امامِ اہل سنت جو ہر ہر لمحہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج کا حکم دیتے ہیں کے اس فتویٰ کو مدِ نظر رکھو اور تمام علمائے کرام اور وارثانِ محراب و منبر نمازِ جنازہ کے بعد صفیں توڑ کے مختصر دُعا کرو تا کہ تجہیز بھی جلدی ہو اور مخالفین کے اعتراضات بھی دور ہو جائیں۔

جو فقہا کی عبارات منع پر وارد ہیں وہ انہی دو صورتوں سے منع ہے ورنہ قرآن واحادیث اور سینکڑوں فقہ کی تصریحات کی موجودگی میں دُعا بعد نمازِ جنازہ سے کوئی چیز مانع نہیں بلکہ یہ مستحب ہے اور اسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک متقدمین و متاخرین کا عمل جاری ہے۔

اب جب کہ یہ مسئلہ اظہر من الشمس ہو گیا ہے تو آخر میں چند سوالات اُن

حضرات سے جو آج کل اس شرعی مسئلہ پر جو کہ قرآن وحدیث اور اعمالِ اسلاف سے ثابت ہے بڑی مدوشد کے ساتھ اعتراضات کرتے ہیں اور اس ماجور و مستحب عمل سے صرف رُکتے ہی نہیں بلکہ ڈھٹائی کے ساتھ روکتے بھی ہیں۔ ہمارے ان سوالات کا جواب دیں اور وَمَاتَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْم.

دیوبندیوں وہابیوں سے سوالات

۱) ہم نے الحمدللہ قرآن کی دس آیات اور گیارہ احادیث سے اس عمل کا مستحب ہونا ثابت کیا۔ آپ لوگ جب اس سے منع کرتے ہیں تو کیا حکم کر کے منع کرتے ہیں۔

حرام سمجھ کے، مکروہِ تحریمی سمجھ کر یا مکروہِ تنزیہی کہہ کے۔ تینوں میں سے جو حکم لگاتے ہو قرآن وحدیث سے ثابت کر کے دکھائیں کہ دعا بعد نمازِ جنازہ حرام، مکروہ تحریمی یا مکروہِ تنزیہی ہے؟

۲) ہم نے دس آیات سے دُعا بعد نمازِ جنازہ پر استحباب کا استدلال قائم کیا آپ قرآن کی ایک آیت ہی بتا دیں جو دُعا سے منع کر رہی ہو؟

۳) ہم نے احادیث سے اس عمل کو ثابت کیا اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ اَلْاَصْلُ فِى الْاَشْيَاءِ اِبَاحَةٌ کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔ آپ اس کی اباحت کے خلاف کوئی حدیث پیش کریں صحیح نہ سہی چلو ضعیف ہی پیش کر دو۔ جو صراحتاً اس عمل سے منع کرے۔

۴) ہم مزارات پر جا کے اولیاء کرام کے وسیلہ سے رب سے دُعا کریں تو کہتے ہو کہ شرک ہو گیا اور اگر نمازِ جنازہ کے بعد صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کریں تو کہتے ہو

کہ بدعت ہے؟ ہم کدھر جائیں بقول اقبال

خدا وندا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں

کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا ہم نے سنت سے ثابت کردی اس کو بدعت کہنے والے اور اس سے روکنے والے تم بدعتی ہوئے کہ ہم؟

۵) ہم نے اشرف علی تھانوی، گنگوہی، شمس الحق اور مفتی کفایت اللہ اور خود دار العلوم دیوبند کے فتاوئ جات لکھ دیئے تو دل پہ ہاتھ رکھ کے جواب دو کہ تمہارا علم زیادہ ہے کہ ان دیوبندی علماء کا علم زیادہ ہے اور اگر ان کے علم کو زیادہ مانتے ہو تو ان کے فتوئ کو کیوں نہیں مانتے جو دعا بعد نمازِ جنازہ کے جواز کے قائل ہیں۔

۶) قرآن کی آیت البقرۃ آیت ۱۸۶ میں اِذَا دَعَانِ کے الفاظ ہیں کہ جب بھی مجھ سے میرے بندے دعا مانگیں قبول کرتا ہوں۔ تم لوگ جو اس عموم کا انکار کرتے ہو اور صرف انکار ہی نہیں کرتے بلکہ اس کا انکار کرتے ہوئے اپنی طرف سے نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کے امتناع کا حصر کرتے ہو۔ یہ انکار اور پھر امتناع پر حصر بعد نمازِ جنازہ میں کس دلیل شرعی قطعی یا ظنی سے کرتے ہو؟

۷) اگر پھر بھی نمازِ جنازہ کے بعد دعا کو بدعت کہو اور ہمیں بدعت کا الزام دو تو اپنے ان مولویوں کے بارے میں کیا حکم لگاؤ گے جن کے نام پیچھے ذکر کردیئے گئے کہ یہ بھی جواز کے قائل ہیں اور پھر اپنے مرکز علم دار العلوم دیوبند کے بارے میں کیا فتوئ دو گے کیا تھانوی، گنگوہی، حقانی افغانی وغیرہ بھی بدعتی ہیں۔

۸) دینِ اسلام ہمیں جگہ جگہ دعاؤں کے گلدستے دیتا ہے۔ وضو کی دعائیں، چاند

دیکھنے کی دُعا، آئینہ دیکھنے کی دُعا، سواری کی دُعا، کھانا کھانے کی دُعا، کھانے کے درمیان اور اختتام کی دُعا، نمازِ استسقاء خسوف، کسوف، عیدین وغیرہ کے بعد کی دعائیں یہاں تک کہ سونے کی جاگنے کی لباس بدلنے کی، بیت الخلاء میں جانے کی اور نکلنے کی الغرض ہر مقام کی دُعا ہے نہیں ہے تو صرف نمازِ جنازہ کے بعد کی دُعا نہیں ہے۔ حیف صد حیف کہ گندگی دور کر کے واپس آؤ تو بیت الخلاء سے نکلتے ہی دُعا مانگو اور یہ نیک عمل کرنے کے بعد دُعا مانگنا بدعت ٹھہراؤ۔ کیوں؟

اِن سوالات کے جوابات کا مطالبہ علمائے دیوبند سے ہے کہ ان کا جواب دیں۔ انشاء اللہ قیامت کی صبح تک ان کا جواب نہ آئے گا اور اگر جواب نہ لاسکو تو سُنو قرآن کیا کہتا ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ.

حرفِ آخر: فقیہِ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف صاحب محدث کوٹلی لوہاراں رحمۃ اللہ علیہ ایک قصبہ میں نمازِ جنازہ پڑھانے گئے اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نمازِ جنازہ کے بعد فقیہِ اعظم علیہ الرحمۃ نے دُعا مانگی۔ ایک صاحب آگے آئے اور کہنے لگے نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آپ علیہ الرحمہ نے گھڑی دیکھی اور فرمایا کہ اس وقت گیارہ بجے ہیں کیا یہ بات ثابت ہے کہ دن کے گیارہ بجے کسی صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مسئلہ پوچھا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا تھا۔ وہ شخص کہنے لگا کہ مسئلہ پوچھنا تو ہر وقت جائز ہے۔ آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ دُعا مانگنا بھی ہر وقت جائز ہے۔ وہ شخص مسکرا دیا اور آپ کے طرزِ

استدلال سے متاثر ہوا۔

الحمدللہ اب جب کہ ہم نے اس مسئلہ کو آفتاب روشن سے زیادہ واضح کر دیا ہے تو اللہ سبحان السبوح سے قوی اُمید ہے کہ جو شخص بھی اس تحریر کو غیر جانبدار ہو کے پڑھے گا وہ اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھے گا اور اس نیک عمل سے کبھی نہ رُکے گا اور انشاء اللہ مخالفین اور معاندین کو بھی میرا یہ رسالہ فکر و تامل میں ضرور مبتلا کرے گا اگرچہ وہ اس سے عاری اور فارغ البال ہیں کہ اگر فکر کریں تو یہ مسائل جنم ہی نہ لیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

برائے ایصالِ ثواب

جدِ امجد

صوفی محمد ہاشم علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

و جملہ متوفیانِ خاندانِ

صوفی ہاشم علی مرحوم و مغفور

موضع جاوا ملوٹ ستیاں تحصیل کوٹلی ستیاں

ضلع راولپنڈی۔